Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ر

یوم جمعہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۱۱ نبوت ۱۳۳۴ھش ۱۱ نومبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۶۳

جنیوا کانفرنس میں جرمنی کے اتحاد اور یورپ کی سلامتی

کے مسئلہ پر بات چیت ملتوی کر دی گئی

جنیوا ۱۰ نومبر۔ چاروں بڑی طاقتوں کے وزراء خارجہ نے جرمنی کے اتحاد اور یورپ کی سلامتی کے بارے میں بات چیت ملتوی کر دی ہے۔ اب وہ تخفیف اسلحہ کے سوال پر بات چیت کریں گے۔ یاد رہے روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے گزشتہ اجلاس میں جرمنی کو دوبارہ متحد کرنے کے متعلق مغربی طاقتوں کی تجویز کو مسترد کر دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ یورپ کی سلامتی کا جرمنی کے اتحاد سے کوئی تعلق نہیں ہے مسٹر مولوٹوف کے اس بیان کے بعد وزرائے خارجہ نے اس مسئلہ پر غور و خوض سردست ملتوی کر دیا ہے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر میکملن نے کل روس پر الزام لگایا کہ وہ جرمنی کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے بارے میں غیر ضروری تاخیر سے کام لے رہا ہے۔ اس کا یہ رویہ اس جذبہ کے خلاف ہے جس کے تحت جنیوا کانفرنس بلائی گئی تھی؛

مشرق وسطیٰ کے ممالک اسلحہ کی فراہمی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں

صدر آئزن ہاور کی طرف سے اسلحہ جمع کرنے کا مقابلہ بند کرانے میں تعاون کی اپیل

واشنگٹن ۱۰ نومبر۔ صدر آئزن ہاور نے دوسرے ملکوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مشرق وسطیٰ میں اسلحہ جمع کرنے کا مقابلہ بند کرانے کے کام میں امریکہ سے تعاون کریں۔ کل انہوں نے ایک بیان میں کہا مشرق وسطیٰ کے ممالک اسلحہ کی فراہمی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ صورت حال خطرناک ہے۔ اس سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اس بارے میں امریکہ کی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے انہوں نے کہا امریکہ فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کے موقف کی حمایت کرتا رہے گا۔ اس علاقے میں اقوام متحدہ کی کوششوں سے ہی جنگ ختم ہوئی تھی۔ اور آئندہ بھی اسی کی کوششوں سے ہی وہاں امن برقرار رہ سکتا ہے۔ آخر میں صدر آئزن ہاور نے امید ظاہر کی کہ دوسرے ملک اسلحہ جمع کرنے کی دوڑ کو بند کرانے میں امریکہ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ صدر آئزن ہاور نے مزید کہا ہر چند کہ وہ اسلحہ جمع کرنے کی مہم کو روکنا چاہتا ہے۔ تاہم وہ اسلحہ حاصل کرنے کی ہر درخواست پر غور کرنے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ اسلحہ جائز دفاعی ضروریات کے لئے مانگا جائے؛

امریکہ اور مصر کے تعلقات

واشنگٹن ۱۰ نومبر۔ امریکہ میں مصر کے سفیر جناب احمد حسین نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے اسرائیل کو ہتھیار دیئے تو ہو سکتا ہے کہ مصر اور امریکہ کے تعلقات ختم ہو جائیں۔ انہوں نے کل یہاں ایک بیان میں کہا۔ اس بات کا امکان ہے کہ اسرائیل یہ اعلان کرے۔ کہ وہ امریکہ سے دفاعی اغراض کے تحت اسلحہ لے رہا ہے۔ لیکن مصر فراہمی اسلحہ کے سلسلہ میں امریکہ کے کسی ایسے اقدام کو دوستانہ اقدام پر محمول نہیں کرے گا؛

سالانہ اجتماع انصار اللہ

بتاریخ ۱۸، ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ و ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ زعماء صاحبان انصار اللہ اپنی اپنی مجالس انصار اللہ کے نمائندگان کو مطلع کر دیں۔ کہ وہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار رہیں۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی کارروائی ۱۸ نومبر بروز جمعہ بوقت ۹ بجے صبح شروع ہو جائیگی انشاء اللہ۔ نمائندگان کا بروقت ربوہ پہنچ جانا ضروری ہے۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا پروگرام جو ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے اخبار الفضل میں پہلے شائع ہو چکا ہوا ہے۔ حتی الوسع وہی رہے گا۔ صرف حالات پیش آمدہ کی بناء پر تاریخ بجائے ۲۸۔۲۹ اکتوبر کے ۱۸۔۱۹ نومبر تبدیل کر دی گئی ہے۔

سردی کا موسم ہے نمائندگان موسم کے لحاظ سے بستر ساتھ لیتے آئیں؛

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ

(لاہور، ر نومبر بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بدستور اعصابی بے چینی کی شکایت ہے۔ نیز ضعف بھی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت کل دن بھر زیادہ خراب رہی شدید درد اور گھبراہٹ کا دورہ رہا۔ اس وقت مسکن دوائی کے اثر کے تحت نسبتاً سکون ہے۔ علاج میں ضروری تبدیلی کے لئے ڈاکٹروں سے مشورہ کیا جا رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے عاجل و کامل عطا فرمائے۔ آمین

مبلغ ایران مکرم مولوی عبدالخالق صاحب

آج ربوہ پہنچ رہے ہیں

مکرم مولوی عبدالخالق صاحب مبلغ ایران ۵½ سال کے بعد آج مورخہ ۱۱/۱۱/۵۵ بذریعہ جناب ایکسپریس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کا خیر مقدم کریں؛

(بشارت احمد بشیر نائب وکیل التبشیر)

عرب مہاجرین کے لئے تیل مہیا کرنے کی اپیل

نیویارک ۱۰ نومبر۔ فلسطینی عربوں کے لئے امریکی امدادی و تعمیراتی ایجنسی کے مشاورتی کمیشن نے ایجنسی کے ڈائرکٹر سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ تیل پیدا کرنے والے ممالک اور کمپنیوں سے مہاجرین کو مٹی کا تیل مہیا کرنے کے لئے اپیل کریں۔

— بیروت ۱۰ نومبر۔ چیکوسلواکیہ کی دعوت پر حکومت لبنان نے ایک پارلیمانی وفد کو پراگ کے دورے پر بھیجنا منظور کر لیا ہے۔ یہ وفد ماسکو بھی جائیگا۔ جس کے لئے پہلے ہی حکومت لبنان کو دعوت موصول ہو چکی ہے؛

غیر فوجی علاقے کا احترام برقرار رکھا جائے

فلسطین کی صورت حال کے متعلق مسٹر ایڈن کا بیان

لنڈن ۱۰ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر انتھونی ایڈن نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں غیر ضروری طور پر اسلحہ فراہم کرنے کی مہم عارضی صلح کے سمجھوتہ کے خلاف ہے۔ اسرائیل اور عرب دونوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ سرحد کے ساتھ ساتھ غیر فوجی علاقے کا احترام برقرار رکھا جائے؛

بلجیم کا تجارتی وفد پاکستان آئیگا

کراچی ۱۰ نومبر۔ بلجیم کا ایک تجارتی وفد عنقریب پاکستان آنے والا ہے۔ یہ وفد دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات کو اور زیادہ مستحکم بنانے کے امکانات کا جائزہ لے گا۔ وفد خام روئی خریدنے کے سوال پر بھی بات چیت کرے گا۔ ابتک بلجیم اپنی تمام ضروریات کے لئے امریکی روئی درآمد کرتا رہا ہے۔

— کراچی ۱۰ نومبر۔ گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا بذریعہ ہوائی جہاز آج کوئٹہ جا رہے ہیں۔ وہاں آپ سٹاف کالج کوئٹہ کا معائنہ کریں گے؛

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر نومبر ۵۵ء

یورپ کا اسلام کی طرف میلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ سفر یورپ سے واپسی کے بعد اپنے بعض خطبات میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ یورپ اور مغربی ممالک میں اسلام کی طرف لوگوں کا میلان بڑھ رہا ہے۔ وہاں حضور نے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے لیکر مغربی معاشرے کے عوام الناس تک میں مجموعی لحاظ سے ایک نمایاں تبدیلی دیکھی۔ اور بہت سے لوگوں کے ساتھ بالمشافہ گفتگو کر کے اور ان کے خیالات کی گہرائیوں تک جا کے یہ محسوس کیا۔ کہ یہ لوگ فکری نہج کے اعتبار سے رفتہ رفتہ اسلامی نظریات کی طرف آرہے ہیں۔

آج سے نصف صدی قبل تک اسلام کے خلاف مغربی اقوام کے بغض و عناد اور الزام تراشی کا یہ حال تھا۔ کہ سارا یورپ پھنکاریں مارنے والے ایک عظیم اژدہا کی مانند نظر آتا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اسلام اور اس کے روحانی نظریات کو ایک ہی لقمہ میں ہڑپ کر جانے کے لئے بل بھر رہا ہے۔ اسی زمانہ کی صورتِ حال کے بالمقابل اسلام کے متعلق موجودہ زمانہ کے یورپی عوام کے افکار و خیالات میں اچانک تبدیلی کا رجحان ایک خوشکن انقلاب کی حیثیت رکھتا تھا۔ چنانچہ حضور نے ۱۶ر ستمبر ۱۹۵۵ء کے خطبہ جمعہ میں اس جدید رجحان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب فصل تیار ہے۔ صرف اس کے کاٹنے والوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے۔ کہ مغربی لوگوں میں اسلام کی طرف زبردست میلان پایا جاتا ہے۔" (الفضل ۱۶ر اکتوبر ۵۵ء)

یورپی عوام کے ایک طبقہ میں اسلام کے متعلق تبدیلی کے اس رجحان کی وجہ یہ ہے۔ کہ مغرب کی مادی تہذیب نے یورپی اقوام کو بالآخر قوم پرستی نسلی امتیاز اور باہمی بغض و عناد میں مبتلا کر کے انہیں ایسے لاینحل مسائل سے دوچار کر دیا ہے۔ کہ جن سے انسانی اقدار کی بنیادیں ہل کر رہ گئی ہیں۔ مادی وسائل کی فراوانی کے باوجود جہاں انفرادی طور پر ہر شخص قلبی سکون اور ذہنی اطمینان سے بے نصیب ہوا بیٹھا ہے۔ وہاں عالمی بدامنی کے بڑھتے ہوئے امکانات نے حیاتِ اجتماعی میں ایک فسادِ عظیم کی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ ان پریشان کن حالات میں وہ جب مشکل کشائی کے لئے عیسائیت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو انہیں وہاں ان مسائل کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ اس کا لازمی ردّ عمل جو ہو سکتا تھا۔ وہ یہی ہے۔ کہ مغربی عوام دن بدن عیسائیت سے بدظن ہوتے جا رہے ہیں۔ اُدھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مبلغین اسلام کے ذریعہ گذشتہ پینتیس سال سے وہاں برابر اسلامی نظریات کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اور اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو ہو کر ایک ایسی صحت مند فضا تیار ہو رہی ہے۔ کہ جس کے زیر اثر وہاں کے عوام کا اسلام کی طرف میلان بڑھتا جا رہا ہے۔

اگر ہم اس پس منظر کی روشنی میں یورپ کے جدید لٹریچر پر نظر ڈالیں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ذاتی تجربہ اور مشاہدے کی بناء پر یورپی عوام کے جس جدید رجحان کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اس کی ایک جھلک ہم یورپ سے شائع ہونے والی علمی تصانیف میں بھی دیکھ سکتے ہیں اور کسی حد تک معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت یہ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے کہ مغربی لوگوں میں اسلام کی طرف زبردست میلان پایا جاتا ہے۔ پہلے ہم ذیل میں یورپ کے بعض عیسائی پادریوں کے حالیہ مضامین کے چند اقتباسات نقل کرتے ہیں۔ جن میں اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ اس زمانے میں عیسائیت ناکام ہو چکی ہے۔ اور یورپ اور امریکہ کے لوگ عیسائیت سے اس قدر بدظن ہو چکے ہیں۔ کہ انہیں عیسائی شمار کرنا ہی غلط ہے۔ ریورنڈ ایچ ایچ فارمر ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی دگلاسگی اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ جو مذہب انسانی دماغ سے "برقی رابطہ" قائم کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ وہ زندہ مذہب نہیں کہلا سکتا۔ لکھتے ہیں:۔

"غالباً موجودہ صورتِ حال کا سب سے پریشان کن پہلو یہ ہے۔ کہ عیسائیت کے بنیادی عقائد میں ابتدائی یقین ابھارنے کی صلاحیت قریب قریب ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ ذہن سے "برقی رابطہ" پیدا کرنے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں۔"

("Has The Church Failed?" - Edited by Sir James Marchant Odhams Press, London 1947 P.31)

اسی طرح سینٹ جانس کالج آکسفورڈ اور "دی موڈرن چرچ مینز یونین" کے صدر سر سائیرل نارووڈ ایم۔ اے۔ ڈی لٹ اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ یورپی عوام پر سے عیسائیت کا اثر کس حد تک زائل ہو چکا ہے۔ تحریر کرتے ہیں:۔

"کلبوں اور مختلف حلقہ ہائے احباب میں جہاں عوام الناس مل کر بیٹھتے ہیں، اور جہاں انہیں نجی طور پر گفتگو کرنے کی پوری آزادی ہوتی ہے۔ لوگ بالعموم یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ کہ عیسائیت اب آخری دموں پر ہے۔ یہی نہیں بعض لوگ آپ کو اس بات پر بھی مصر نظر آئیں گے۔ کہ عیسائیت مر ہی نہیں رہی۔ بلکہ مر چکی ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۲۳)

آگے چل کر سر سائیرل نے عوام الناس کی عیسائیت سے بے رغبتی کا نقشہ کھینچنے کے بعد چرچ کو ان الفاظ میں خبردار کیا ہے:۔

"یہ امر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یورپ اور امریکہ کی عورتوں اور مردوں کا ایک بڑا حصہ اب عیسائی نہیں رہا۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ ان دونوں ملکوں کے باشندوں کی اکثریت اب اسی زمرہ میں آتی ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۲۵)

یورپ سے شائع ہونے والے تازہ لٹریچر میں سے مغربی عوام کی عیسائیت سے بیزاری کی مثالیں دکھانے کے بعد اب ہم خود یورپی مصنفین کے ایسے حوالے پیش کرتے ہیں۔ جن میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ یورپی اقوام کا اسلام کی طرف میلان بڑھ رہا ہے۔ اور وہ عیسائیت سے مایوس ہو ہو کر زندگی کے اہم مسائل کو حل کرنے کے لئے اسلام کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ ایک امریکی مصنف مسٹر روتھ کرنسٹن اپنی کتاب "ورلڈ فیتھ" مطبوعہ ۱۹۴۹ء کے صفحہ ۱۷۰ پر لکھتے ہیں:۔

"آج اسلام کے پیروؤں کی تعداد ۳۵ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اور وہ ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ جو دنیا میں بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔"

موجودہ زمانے میں اسلام کی طرف بڑھتے ہوئے میلان کی وجوہات کے طور پر مسٹر کرنسٹن نے اسلام کی بعض خوبیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ ان میں سے ایک خوبی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اسلام تمام مذاہب میں سے سب سے زیادہ جمہوری نوعیت کا مذہب ہے۔ وہ انسانی مساوات و اخوت کا درس دیتا ہے۔ اور پاپائیت کا سخت مخالف ہے۔ کیونکہ یہ خدا اور بندے کے درمیان ناگزیر واسطے کے طور پر حائل ہو جاتی ہے۔ اس کی یہ خوبیاں اُن اقوام پر بہت اثر کرتی ہیں۔ جو کئی صدیوں تک حکمرانوں اور پادریوں کے درمیان پستی رہی ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۱۷۰)

آخر میں مسٹر کرنسٹن نے دوٹوک بات کہی ہے۔ اور صاف لکھا ہے۔ کہ بات یہ ہے کہ:۔

"اسلام کے پیش کردہ عقائد موجودہ دنیا کے ترقی یافتہ انسان کی عقل عمومی اور قوتِ استدلال کو اپیل کرتے ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۱۷۱)

مندرجہ بالا اقتباسات مثال کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ تاہم ان سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جہاں خود عیسائی پادریوں کی نگاہ میں مروجہ عیسائیت مردہ ہو چکی ہے۔ اور اس کے بنیادی عقائد کا انسانی ذہن کے ساتھ "برقی رابطہ" ناپید ہو گیا ہے۔ وہاں یورپ اور امریکہ کے عیسائی مصنفین کھلے بندوں اس بات کو تسلیم کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ کہ اسلامی عقائد اپنے اندر انسانی ذہن کے ساتھ "برقی رابطہ" پیدا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل کے ترقی یافتہ انسانوں کے ذہن ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ یورپ کے جدید لٹریچر کی روشنی میں مغربی دنیا کی ذہنی کیفیت کی جو خفیف سی جھلک ہم نے اوپر دکھائی ہے۔ اس سے واضح طور پر ان الفاظ کی تائید ہوتی ہے۔ کہ "یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے۔ کہ مغربی لوگوں میں اسلام کی طرف زبردست میلان پایا جاتا ہے۔"

مغربی دنیا کے ذہنی رجحان میں یہ تبدیلی بلاشبہ ہمارے لئے خوشکن ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ خوشکن بات یہ ہے۔ کہ یہ تبدیلی اچانک رونما ہوئی ہے۔ آج سے نصف صدی قبل تک یورپ اسلام کے متعلق جو رائے رکھتا تھا۔ وہ ظاہر و باہر ہے۔ نصف صدی قبل تو دور کی بات ہے۔ گذشتہ جنگِ عظیم سے قبل تک خال خال ایسے مستشرقین تو ملتے تھے۔ جن کی کتابوں میں اسلام کی بعض خوبیوں کا تذکرہ آجاتا تھا۔ لیکن ذہنی طور پر عیسائیت سے بیزاری اور اسلام کی طرف میلان کی عام کیفیت گذشتہ جنگِ عظیم کے بعد ہی یکدم رونما ہوئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ان میں سے ہر شخص کے اندر ابھی انقلاب نہیں آیا ہے۔ لیکن ذہنی رجحان میں تبدیلی کی ایک رَو ضرور پیدا ہو چکی ہے۔ اور ہوئی بھی ہے۔ بہت قلیل عرصہ میں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے

"بعض دفعہ تو حیرت آتی ہے۔ کہ ہم یورپ کو اتنا دشمن سمجھتے تھے۔ اور وہ اسلام کی طرف اتنا مائل ہے۔"

تبدیلی کا اس طرح اچانک اور ناگاہ طور پر نمودار ہونا اپنے اندر ایک نشان رکھتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر جہاں یہ بتایا تھا۔ کہ یورپ کے لوگ اسلام کی طرف بالآخر متوجہ ہوں گے۔ وہاں یہ بھی فرمایا تھا کہ ان کا اسلام کی طرف مائل ہونا اسی طرح ظہور میں آئے گا۔ جس طرح کسی مُردے میں اچانک جان پڑ جائے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ناگاہ طور پر اس کی نبض چلنے لگے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

پس ذہنی رجحان میں تبدیلی کے اعتبار سے یہ صورتِ حال جس کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر یورپ سے واپسی کے بعد نشاندہی فرمائی ہے۔ اسلام اور احمدیت کی صداقت کو ایک نئے رنگ میں آشکارا کر رہی ہے۔ اور ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔

"ذمی کون ہیں اور اُن کے حقوق کیا ہیں"

اِسلام اور تبلیغ کی آزادی

— از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ —

— گزشتہ سے پیوستہ —

اسلام کے نزدیک تبلیغ کے معنے

اب ہم آزادی تبلیغ کے سوال کو لیتے ہیں۔ پہلے کیا اسلام نے غیر مسلموں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق دیا ہے۔ تبلیغ کے معنے یہ ہیں کہ دل نشین پیرایہ میں لوگوں کو اپنے مذہب کی خوبیاں بتائی جائیں۔ تاکہ لوگ ان خوبیوں کو دیکھ کر اس مذہب کو قبول کریں۔ اور اگر کوئی شخص اس مذہب یا اس کے کسی اصول پر اعتراض کرے تو ایسے اچھے طریق سے اس اعتراض کا جواب دیا جائے۔ کہ اس سے محبت اور باہمی خیر سگالی کے جذبہ کو فروغ حاصل ہو۔ اور آپس کی نفرت کا خاتمہ ہو جائے۔ چنانچہ اس بارہ میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "اس شخص سے زیادہ اچھی بات کس کی ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف بڑے اچھے انداز میں بلاتا ہے۔ اور خود بھی اس کے حکم کے مطابق اچھے کام کرتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کے اطاعت شعار بندوں میں سے ہوں۔ اچھے انداز میں کہی ہوئی اچھی بات اور برے انداز میں کہی ہوئی بات متساوی الاثر نہیں۔ دونوں کے اثرات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے ضرورت پیش آنے پر اچھے انداز میں ہی اسلام کی طرف سے دفاع پیش کر۔ اگر تو ایسا کریگا۔ تو وہ معترض جس کے اور تیرے درمیان اس وقت دشمنی ہے۔ اس انداز تبلیغ سے تیرا گرویدہ ہو جائے گا۔ کہ گویا وہ تیرا جگری دوست ہے۔ لیکن اس طرز عمل کو وہی لوگ اختیار کر سکتے ہیں۔ جو صابر اور اعلےٰ اخلاق سے بہت بڑا حصہ رکھتے ہیں۔ ورنہ عام طور پر تو چبھتی باتوں چست فقروں اور سختی اور طاقت کو ہی کامیابی کا ذریعہ یقین کیا جاتا ہے۔ لیکن اس ذریعہ سے منافقوں کا گروہ تو پیدا ہو سکتا ہے مخلص مومن میسر نہیں آ سکتے۔ اس لئے اگر کبھی شیطان کی طرف سے اس غلط طرز تبلیغ کی اکساہٹ ہو۔ اور تو اپنے دل کو اس پر آمادہ پائے۔ تو اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگ کیونکہ صحیح عمل کی توفیق کے لئے وہ دعا کو سننے والا اور نیتوں کو جاننے والا ہے

ایک اور جگہ فرمایا اپنے رب کے راستہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور درد مند دل سے نکلی ہوئی اچھی باتوں کے ذریعہ بلا۔ اور احسن پیرایہ میں ان سے تبادلۂ خیالات کر یقیناً تیرا رب ان کو جانتا ہے۔ جو اس کے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ اور ان کو بھی جانتا ہے۔ جو ہدایت پانے والے ہیں۔ لہذا سختی کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر کوئی مصالحانہ روش کے باوجود تم پر کوئی زیادتی کرتا ہے۔ تو تم بھی اس زیادتی کے برابر بدلہ لے سکتے ہو۔ لیکن اگر بدلہ نہ لینے میں فائدہ ہو۔ اور اس کے بغیر ہی ان کی شرارتوں کا تدارک ہو جائے۔ تو اس طرح صبر کرنے والوں کے لئے بلحاظ نتائج یہ سب سے بہتر حکمت عملی ہے۔

اسلام آزادیٔ تبلیغ کا زبردست حامی ہے۔

ظاہر ہے کہ اس طرز تبلیغ پر کوئی معقول مذہب پابندی لگانے کی حمایت نہیں کر سکتا اور اسلام نے تو بار بار لوگوں کو حق بات سننے اور حق بات سنانے کی دعوت دی ہے۔ اور اس سچائی پر دلیل لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جس کے ماننے پر کوئی اصرار کرے۔ چنانچہ فرمایا۔

اگر تمہارے پاس کوئی علم کی بات ہے۔ تو اسے نکالو بات یہ نہیں بلکہ تم ظنیات کی پیروی کر رہے ہو۔ اور اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔

پھر فرمایا نبئونی بعلم ان کنتم صادقین یعنے اگر تم سچے ہو تو مجھے کوئی علمی دلیل بتاؤ۔ صرف بے بنیاد دعوؤں سے کام نہیں چلے گا

دوسری جگہ فرمایا

اگر تم اس قرآن کی سچائی کے متعلق شک کرتے ہو۔ جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا اور کہتے ہو کہ یہ خود اس نے اپنے پاس سے بنا لیا ہے۔ تو اس کی ایک سورۃ جیسی ہی ایک سورۃ بنا کر پیش کر دو۔ اور اس کام کے لئے اپنے ساتھ ماہرین علماء کو بھی شامل کر لو۔

ظاہر ہے کہ اگر اسلام ممانعت تبلیغ کا حامی ہوتا۔ تو مخالفین کو اپنا بہترین کلام پیش کرنے کی کیوں دعوت دیتا۔ پھر ایک اور جگہ فرمایا۔ ان مخاطبین سے کہو میں درد دل کے ساتھ تمہیں ایک بات کی تلقین کرتا ہوں۔ کہ اکٹھے ہو کر اور اکیلے اکیلے صرف اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر تم غور کرو۔ اگر تم نفسانی جوش سے الگ ہو کر ایسا کرو گے۔ تو تم یقین کر لو گے کہ تمہارے ساتھی میں کسی قسم کا جنون نہیں۔ اور وہ تمہیں آنے والے ایک سخت عذاب کے متعلق خبردار کرنے آیا ہے..... اور اگر میں گمراہ ہوں تو تمہیں اس کی اتنی فکر کیوں ہے۔ اور کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔ آخر اس گمراہی کا نقصان خود مجھے ہوگا۔ تمہارا تو کوئی نقصان نہیں۔ اور اگر میں سیدھے راستہ پر ہوں۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ میری تضرعات کو سننے والا اور اپنا قرب عطا کرنے والا ہے۔

اسلام مذہب کے بارہ میں طاقت کے استعمال کا قائل نہیں

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کسی کی گمراہی کو ڈنڈے کے زور سے دور کرنا اسلام کے نزدیک ایک بے معنے بات ہے اگر دین کے بارہ میں زبردستی کرنا ہوتی۔ تو اس کے لئے خود خدا کافی تھا۔ دوسروں سے اس کو لینے کی ضرورت نہ تھی۔ جب خود اس نے دین کے معاملہ کو انسان کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ تو دوسروں کو سختی کرنے کا کیا حق ہے۔ سو اسلام نہ خود دین میں زبردستی کا قائل ہے۔ اور نہ ہی دوسروں کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے دینی دعوت کی بنیاد خالص ہمدردی اور دلی خیر خواہی پر ہونی چاہیئے۔ جو لوگ تبلیغ کو طاقت کے زور سے روکتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں انبیاءؑ نے ہمیشہ یہی کہا۔ میں تو اپنے رب کے پیغام پہنچانے آیا ہوں۔ اور دلی خیر خواہی اور دیانت داری سے تمہاری بھلائی چاہنے والا ہوں۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا۔ یہ پیغامبر بشارت دینے والے اور خطرات سے آگاہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اس لئے بھیجا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں کو بروقت آگاہ کر دیں۔ اور اس طرح سے ان لوگوں کے پاس اللہ تعالےٰ کے خلاف کوئی حجت باقی نہ رہے۔

یہ آیت کتنی واضح ہے۔ اگر کفار اپنے دلائل پیش ہی نہیں کر سکتے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کے خلاف ان کی طرف سے حجت قائم ہونے کے معنے ہی کیا تھے۔ پھر تبلیغ کو بالجبر روکنے والوں پر اللہ تعالےٰ سخت اظہار ناپسندیدگی کرتا ہے چنانچہ فرمایا۔

یہ کفار جو جبر کے حامی ہیں ان کے سامنے اس شہر کے لوگوں کی مثال پیش کیجئے۔ جن کے پاس اللہ تعالےٰ کے رسول آئے لیکن انہوں نے ان کی باتیں سننے کی بجائے الٹا انہیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور کہا تم ہماری طرح کے انسان ہی تو ہو۔ پھر تمہیں کیسے یہ شرف حاصل ہو گیا۔ رحمن خدا نے تم پر کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ تم یونہی جھوٹ بولتے ہو۔ ان رسولوں نے کہا ہمارا رب یقیناً جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اس پر انہوں نے کہا۔ تم لوگ ہمارے اندر نحوست پھیلانے آئے ہو۔ اگر باز نہ آئے۔ تو ہم تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالیں گے۔ اور سخت سزا دیں گے۔ رسولوں نے جواب دیا۔ نحوست تو تم خود اپنے لئے مول لے رہے ہو۔ کہ حق بات کو مانتے نہیں۔ اور الٹا دھمکانے اور شور ڈالنے میں مصروف ہو۔

غرض یہ آیات بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہیں کہ اسلام نے نہ صرف آزادیٔ تبلیغ کی حمایت کی ہے۔ بلکہ دوسروں کو پورے اعتماد کے ساتھ اپنے دلائل پیش کرنے کی دعوت بھی دی ہے۔

کوئی قوم تبلیغ کی آزادی سے کیوں گھبراتی ہے

دراصل کوئی قوم کسی دوسرے مذہب کی تبلیغ سے اس وقت گھبراتی ہے۔ جبکہ اس کا اپنا مذہب یا تو اپنی صداقت کے دلائل پیش کرنے سے قاصر ہو۔ اور عقلی معیار کے مطابق نہ ہو۔ یا پھر اس قوم کے مذہبی راہنماؤں نے اپنے فرض کی ادائیگی میں سخت کوتاہی سے کام لیا ہو۔ اور اپنے عوام کو ان حقائق سے اچھی طرح آگاہ نہ کیا ہو۔ جو ان کے مذہب کی بنیاد ہیں۔ اور فطرت انسانی ان کی تلاش میں ہمیشہ سرگرداں رہتی ہے۔ کیونکہ جو مذہب دلائل کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور ذہن انسانی کو مطمئن کرنے کے سامان اسے میسر ہوں۔ وہ کبھی بھی دوسرے مذاہب کی تبلیغ سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جس مذہب کے راہنما اپنے عوام کی صحیح علمی تربیت کرتے ہیں اور ان کی مذہبی ضروریات سے انہیں مطلع رکھتے ہیں۔ انہیں کسی مخالفانہ پروپیگنڈے سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر عوام پوری طرح اپنے مذہب سے واقف ہوں اور جو راہنمائی اس مذہب سے ان کو ملتی ہے اس پر مطمئن ہوں۔ اور اس کے ساتھ انہیں مادی پریشانیوں سے دوچار نہ ہونا پڑے یعنے ان کی اقتصادیات مضبوط ہوں۔ ان کی سیاست شاہراہ ترقی پر گامزن ہو۔ تو پھر کوئی بھی مخالفانہ پروپیگنڈا انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ خود اپنے لئے کسی نئی تبدیلی کی خواہش کر سکتے ہیں۔ درحقیقت کوئی شخص اسی وقت اپنا مذہب تبدیل کرتا ہے۔ جبکہ کسی وجہ سے اس کا اطمینان مفقود ہو جائے۔ اور وہ یہ خیال کرے کہ یہ اطمینان فلاں مذہب کے ذریعہ اسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے وہ اس نئے مذہب کو اپنی زندگی کا نصب العین بناتا ہے۔ اور نئے رشتے جوڑتا ہے۔ پس دوسرے مذاہب کی ترقی کو روکنے کا یہ طریق نہیں۔ کہ ان مذاہب کی تبلیغ ہی روک دی جائے۔ بلکہ صحیح اسلامی

کہ سچے مذہب کے دلائل سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔ اور خود اپنے عمل سے اس کی صداقتوں کو ثابت کیا جائے۔ سیاسی اور اقتصادی خوشحالی کو عام کیا جائے۔ . . .

. . . . قوم کی تنظیم مستحکم ہو۔ نصب العین سے اسے والہانہ محبت ہو۔ جب تک قوم کے افراد میں یہ زندگی موجود ہے۔ وہ کسی اور مذہبی تحریک کو قبول کرنے کا خیال تک اپنے دل میں نہیں لا سکتے۔ کیونکہ نئے مذہب اور نئی تحریک کی جگہ اسی وقت بنتی ہے۔ جبکہ عالمگیر ذہنی خلفشار نے عوام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو۔ وہ اقتصادی طور پر بدحال اور اخلاقی لحاظ سے تباہ حال ہو چکے ہوں۔ اور ان حالات تک نوبت اسی وقت پہنچتی ہے۔ جبکہ علماء مذہبی پیشوا اور سیاسی رہنما خود ان بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور تعمیری لحاظ سے اس مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔

لیکن ایسے حالات میں اگر دوسرے مذاہب کی تبلیغ کو روک بھی دیا جائے۔ تب بھی اصل خرابی دور نہ ہوگی۔ اور مذاہب سے عوام کی برگشتگی اور بددلی کا جو خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ بہر صورت موجود رہے گا۔ بعض لوگوں کی طرف سے اس اشکال کا یہ حل پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام دوسرے مذاہب کو تبلیغ کی اجازت تو دیتا ہے۔ لیکن تبدیلیٔ مذہب کو برداشت نہیں کرتا۔ لیکن یہ صورت پہلی صورت سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اسلام ذہنی انتشار اور روحانی بے اطمینانی پھیلانے کی اجازت تو دیتا ہے۔ لیکن اس بیماری کے علاج کو برداشت نہیں کرتا۔ تبلیغی آزادی کے دو ہی نتیجے برآمد ہو سکتے ہیں۔ یا تو تبلیغ کرنے والے کے دلائل کی کمزوری سے لوگ واقف ہو جائیں گے۔ یا یہ ماننے پر مجبور ہوں گے۔ کہ تبلیغ کرنے والا اپنے مذہب کے مضبوط دلائل اور صداقت کے بین ثبوت رکھتا ہے۔ پہلی صورت میں تو تبدیلیٔ مذہب کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور دوسری صورت میں اس مذہب کی صداقت ذہناً ماننے والوں کو اس کے قبول کرنے سے روکنا بہت بڑی غلطی ہے۔ اس سے تو یہی بہتر ہے۔ کہ سرے سے تبلیغ ہی بند کر دی جائے۔ تاکہ لوگوں کو نہ کسی اور مذہب کے اصولوں سے واقفیت ہو۔ اور نہ وہ اس جمود کو توڑنے کی ضرورت محسوس کریں۔

تبلیغ پر پابندی زوال قومی کا باعث ہے

لیکن ظاہر ہے۔ کہ یہ اقدام قوم پر ذہنی جمود مسلط کر دیگا۔ اور وہ جہالت کے عمیق گڑھے میں گرتی چلی جائے گی۔ کیونکہ درحقیقت مختلف قوموں کا تہذیبی تصادم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے علوم و فنون ترقی پاتے ہیں۔ اور تہذیبیں عروج کے مراحل طے کرتی ہیں۔ اگر ہم اس ذریعہ کو بند کر دیں۔ تو علوم کے سرچشمے خشک ہو جائیں گے۔ اور انسانی ذہن کھڑے پانی کی طرح اپنی تازگی کھو بیٹھے جو شگفتہ سوسائٹی کے لئے ایک انتہائی ناموافق صورت ہے۔ علاوہ ازیں نصوص قرآنی اس نظریے کے خلاف ہیں، کہ تبدیلیٔ مذہب پر کوئی پابندی لگائی جائے۔ اسلام خود ایک بہت بڑا تبلیغی مذہب ہے۔ اور اس بات کا حامی ہے۔ کہ مذہب کے قبول کرنے میں آزادی دی جائے۔ چنانچہ فرمایا۔ دین کے بارہ میں کوئی جبر نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی ایک دوسرے سے ممتاز ہو چکی ہیں۔ اس لئے جب ایک شخص طاغوتی طاقتوں کا انکار کرتا ہے۔ اور خلوص قلب سے بغیر کسی دباؤ کے ایمان لاتا ہے۔ تو وہ ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑے ہوئے ہے۔ جو ٹوٹنے کا نہیں۔ اللہ تعالےٰ اس کے زبانی اقرار کو سننے والا اور اس کے دل کے اخلاص کو جاننے والا ہے۔ یہ نص آزادیٔ مذہب کا واضح ترین اعلان ہے۔ کہ اس پر کوئی غبار نہیں۔ یہاں تک کہ خود مسلمان علماء نے اس آیت کے یہی معنے سمجھے۔ لیکن چونکہ ان میں سے بعض آزادیٔ مذہب کے قائل نہیں تھے، اس لئے انہوں نے اس آیت کو منسوخ جانا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ آیت اپنی ذات میں آزادیٔ مذہب کا ایک واضح برہان ہے۔ باقی رہا آیت کی منسوخی کا عقیدہ تو بجائے خود یہ ایک باطل عقیدہ ہے۔ اور خود اس زمانہ کے علماء اس عقیدہ کے قائل نہیں رہے۔ اسی لئے انہوں نے پرانے مسلک کو ترک کر کے اس آیت کی تاویل ایک نئے انداز میں پیش کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اسلام لانے پر مجبور کرنا یا اسلام چھوڑنے سے کسی کو جبراً روکنا درحقیقت اکراہ اور زبردستی کے ماتحت آتا ہی نہیں۔ کیونکہ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک مریض کو زبردستی دوائی پلائی جائے۔ چونکہ کفار روحانی مریض ہیں۔ اس لئے اگر وہ خوشی سے اس مرض کو دور کرنے والی دوائی نہ پئیں گے۔ تو یہ دوائی انہیں بالجبر پلائی جائے گی۔ سو یہ جبر دراصل جبر ہی نہیں۔ بلکہ یہ تو نری خیرخواہی ہے۔ لیکن یہ تاویل جیسی کچھ مضبوط ہے۔ اسے ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ پس اسلام کا یہ ایک مایۂ ناز کارنامہ ہے۔ کہ وہ اصول جسے اقوام عالم آج اپنا رہی ہیں۔ اس نے پونے چودہ سو سال قبل اس کو اپنے دستور کا ایک اہم حصہ قرار دیا تھا۔ اور تحریر و تقریر اور غور و فکر کی آزادی کو ہر انسان کا ایک بنیادی حق مانا تھا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مقامِ ولائت کے حصول کی علامات

"خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا اس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے۔ کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے خدا کی محبت دل پر بیٹھ جائے اور دل اسی پر توکل کرے اور اسی کو پسند کرے۔ اور ہر ایک چیز پر اسی کو اختیار کرے۔ اور اپنی زندگی کا مقصد اسی کی یاد کو سمجھے۔ اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو۔ یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو۔ تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجا لائے۔ اور رضاجوئی اپنے آقا کریم میں اس حد تک کوشش کرے۔ کہ اس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔" یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے ہیں۔ اور اس شربت کو پیتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی)

ضروری اطلاع قابل توجہ زعماء صاحبان انصار اللہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع سیلابوں وغیرہ کی وجہ سے ملتوی ہو جانے کی بناء پر جن مجالس نے انصار اللہ کے نمائندے منتخب کر کے نہیں بھجوائے تھے۔ ان زعماء انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اب انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخیں ۱۸، ۱۹ نومبر مقرر ہو چکی ہوئی ہیں۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے جلد اپنی اپنی مجلس کی طرف سے نمائندے منتخب کر کے اطلاع بھجوائیں۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ عام اور احباب جماعت

خاکسار نے تمام بڑی بڑی جماعتوں کے چندہ کی وصولی کا جائزہ لیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بعض جماعتیں وصول شدہ رقم باقاعدہ مرکز میں ارسال نہیں کرتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ باوجودیکہ احباب نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ محض عہدیداروں کی سستی یا غفلت کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے۔ کہ ہر ماہ کی وصول شدہ رقم اسی مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل ہو جائے۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ شہری جماعتوں میں چندہ کی وصولی عام طور پر یکم اور ۱۰ تاریخ کے اندر ہو چکتی ہے۔ اگر ۱۵ تاریخ تک بھی انتظار کر لیا جائے۔ تو ۲۰ تاریخ تک یہ رقم داخل خزانہ کرائی جا سکتی ہے۔ میں تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس کرتا ہوں کہ وہ ان ہدایات کو غور سے پڑھیں۔ جو رجسٹر روزنامچہ کے فارم کے اوپر طبع شدہ ہیں۔ اور ہر مہینہ حسابات کا معائنہ کر کے اپنی تسلی کر لیا کریں۔ کہ وصول شدہ رقم مقامی جماعتوں میں نہ پڑی رہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

دعاء اور شکریہ

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

اخبار الفضل سے میری اور میرے بچوں کی علالت کی خبر پڑھ کر بہت سے دوستوں نے بذریعہ خطوط بیمار پرسی کی ہے۔ اور دعائیں کی ہیں۔ بعض نے اپنے خطوط میں بیماری کے لئے علاج بھی تجویز کئے ہیں۔ ان سب دوستوں کا میں تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجھے اور بچوں کو اب بخار سے آرام ہے۔ نیز میں ان دوستوں کی خدمت میں جو دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ یہ عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ خواہ میں انہیں جواب نہ دے سکوں۔ لیکن ان کے لئے دعا کر دیا کرتا ہوں۔ واللہ المجیب۔ خاکسار جلال الدین شمس۔

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام ۔۔۔ اور ۔۔۔ اسلامی جماعتیں

ہفت روزہ "لوح وقلم" میں علماء کرام کو دعوت فکر

از مکرم محمد اجمل صاحب شاہد بی اے مقیم راولپنڈی

امریکہ کے کثیر الاشاعت ہفتہ وار رسالہ "لائف" میں جو مضمون جماعت احمدیہ کے متعلق شائع کیا گیا ہے (جس کا ترجمہ کل ہدیہ ناظرین کیا جا چکا ہے) اس سے یہ حقیقت واشگاف ہوتی ہے۔ کہ اس وقت تنہا جماعت احمدیہ ہی وہ تنظیم ہے۔ جو اکناف عالم میں اسلام کے نام کو بلند کر رہی ہے اور نہ صرف وہ غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کر رہی ہے۔ بلکہ صحیح اسلامی نظریات کی بھی تبلیغ کر رہی ہے اور بہت سے ایسے خیالات جو مغربی اقوام میں غلط طور پر اسلام کے متعلق رائج تھے ان کے متعلق بھی اب ان کی رائے بدل رہی ہے۔ اور دن بدن فضا اس بات کے لئے سازگار ہو رہی ہے۔ کہ مغربی اقوام اسلام کی دعوت کو قبول کریں۔ نیز احمدی مبلغین کی ان مساعی کے نتیجہ میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ غرض جماعت احمدیہ نے تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا جال پھیلا کر اور اپنی جانی اور مالی قربانی دے کر۔ اسلام کے از سر نو احیاء اور تجدید کے لئے ایک نہایت عمدہ مثال پیش کر دی ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس عظیم الشان کام کی تعریف و توصیف کوئی بھی شریف النفس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جہاں "لائف" میں جماعت کے کام کا اجمالی نقشہ پیش کیا گیا ہے اور حقیقت حال کو تسلیم کیا گیا ہے۔ وہاں پر پشاور کے ایک ہفت روزہ "لوح وقلم" میں حاجی یوسف زئی صاحب کا ایک مضمون "بین الاقوامی تبلیغ" شائع ہوا ہے۔ جس میں جماعت کی ان مساعی کو سراہا گیا ہے۔ جو وہ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں تمام دنیا میں کر رہی ہے اور علماء کرام سے بھی یہ اپیل کی گئی ہے کہ وہ مسجد و منبر کی حدود سے نکلکر دنیا کے موجودہ وسائل کو کام میں لائیں۔ اور بین الاقوامی تبلیغ کے لئے کوئی ٹھوس کام کریں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"تمام عالم اسلام کے علماء کرام اور ساری تبلیغی جماعتیں آجکل مساجد کے منبروں پر اخبارات اور ریڈیو پر اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے میں نہایت سرگرمی سے مشغول ہیں لیکن ان کے مواعظ حسنہ اور ان کی وعظ و نصیحت زیادہ تر بلکہ تمام تر اسلام کے حلقہ بگوش دیندار مسلمانوں کے لئے وقف ہے۔ یورپ اور امریکہ کے غیر مسلموں تک پہنچ کر ان کو اسلام کی خوبیوں سے واقف کرنے کی سعادت ابھی انہیں نصیب نہیں ہوئی۔ بین الاقوامی تبلیغ کا حق ادا کرنے میں جماعت احمدیہ تمام اسلامی تبلیغی جماعتوں سے بازی لے گئی ہے۔ اور اس کی نصف صدی کی کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ مغربی ممالک کے لوگ اسلامی تعلیم سے قدرے آشنا ہو گئے ہیں۔ اور یورپ اور امریکہ کے اخبار بین طبقہ نے اپنے ممالک کے اخبارات اور کتابچات میں اسلامی واقفیت سے لبریز مضامین کو برداشت اور گوارا کر لیا ہے۔"

(لوح وقلم پشاور ۲۰ اکتوبر ۵۵ء)

اس کے بعد مصنف نے اسی رسالہ "لائف" کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح ایسے رسالے نے جو بین الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ جماعت احمدیہ کی مساعی کا اقرار کیا ہے اور اس سلسلہ میں بعض فوٹو بھی دیئے گئے ہیں۔ مصنف نے علماء کرام اور اسلامی جماعتوں کو اسبات کی دعوت دی ہے کہ وہ بھی مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے غور کریں اور قدرتی وسائل کو کام میں لاتے ہوئے غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کریں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"اس مضمون میں دیگر اسلامی فرقوں کا کوئی حال درج نہیں کیا گیا۔ البتہ جماعت احمدیہ کی شہرت کے لئے چار تصاویر اور مضمون کا تقریباً ایک صفحہ وقف کیا گیا ہے اور خود اس مضمون میں اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے کہ مسیحی تبلیغ کی طرز کی اسلامی تبلیغ کا سلسلہ چلانے کا آغاز جماعت احمدیہ نے کیا ہے۔ اس مضمون میں اس حقیقت کا اظہار قطعاً نہیں کیا گیا کہ دیگر اسلامی فرقوں کی نگاہ میں جماعت احمدیہ کا کیا مرتبہ ہے۔ لیکن اس مضمون کو تمام ممالک کے تمام غیر مسلم لوگ پڑھیں گے۔ اس مطبوعہ کے بعد ان کے دلوں پر اسلام کے متعلق کیا اثر ہوگا۔ یہ اللہ تعالے جانتا ہے اس مضمون کو قلمبند کرنے کا منشا اصلی یہی ہے کہ علماء کرام اس بین الاقوامی تبلیغ کا بھی کچھ فکر کریں۔ اور اب جب کہ نقل و حرکت کے لئے ہوائی جہاز اور تبادلہ خیالات کے لئے وائرلیس ریڈیو اور اخبارات کی آسانیاں میسر ہیں وہ صحیح اسلامی تعلیم اور اسلام کے متعلق اصلی اور صحیح واقفیت پیش کرنے کا التزام کریں اور اپنا وہ فرض منصبی ادا کریں۔ جو اللہ تعالے نے ان پر عائد کر دیا ہے۔"

(ایضاً)

غرض اس حقیقت کو مانے بغیر اب کوئی چارہ نہیں کہ اس وقت دنیا میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو غیر ممالک میں تبلیغی جہاد میں مصروف ہے۔ اور غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کر رہی ہے۔ کاش ہمارے علماء اس اہم تبلیغی فریضہ میں جماعت احمدیہ کے رستہ میں مزاحم نہ ہوتے بلکہ ان کا ہاتھ بٹاتے۔ اکثر نیک دل مسلمانوں کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ علماء ایک دوسرے کے خلاف تکفیر بازی کے مشغلہ میں مصروف رہیں۔ وہ غیر ممالک میں جا کر تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیں اور یہ ایک ایسا تعمیری کام ہوگا۔ جو ہر لحاظ سے مفید ہوگا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے متعدد بار علماء کرام کو اسبات کی دعوت دی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ تبلیغ کے میدان میں کریں۔ اس ذریعہ سے ایک مفید کام بھی سرانجام پائے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ کونسی جماعت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو اکناف عالم تک پہنچانے کا درد اپنے سینوں میں رکھتی ہے۔ صرف زبانی دعوے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ جب تک عملی میدان میں اس کے لئے کام نہ کیا جائے حاجی یوسف زئی صاحب نے اس حقیقت کے پیش نظر علماء کرام کو اسبات کی دعوت دی ہے۔ کہ وہ بھی اس معاملہ میں سنجیدگی سے غور کریں۔ اور بین الاقوامی تبلیغ کے لئے کچھ فکر کریں۔ یا کم از کم جماعت احمدیہ کی اس نیک کام میں مدد کریں۔ تاکہ وہ بھی اس عظیم الشان جہاد میں حصہ لے سکیں۔ جو جماعت کی طرف سے شروع کیا گیا ہے۔ اور جس کے نتائج کا اقرار سخت معاند اسلام عیسائی پریس بھی کر رہا ہے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا ارشاد

"اس زمانہ میں پریس کی اہمیّت اور اس کے اثر کی وسعت ظاہر وعیاں ہے۔ سو اب یہ جماعت اور عملہ الفضل کا مشترکہ فرض ہے۔ کہ وہ الفضل کو ہر جہت سے ترقی دے کر اسے ایک الٰہی جماعت کے شایان شان بنائے۔ وکان اللہ معنا اجمعین"

قائمقام مینجر الفضل ربوہ

ولادت

"اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل و کرم سے مورخہ ۵/۱۱/۵۵ اس عاجز کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالے اسکو نیک۔ صالح۔ اور لمبی عمر کے ساتھ اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ترین وجود بنائے۔ آمین۔

خاکسار عبد الحق شاکر واقف زندگی
وکالت مال تحریک جدید ربوہ

بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس میں حضور نے ہر احمدی کیلئے نہایت آسان اور سہل ترین چندہ دینے پر زائد بوجھ ڈالے بغیر اس چندے کی تحریک فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض احباب نے اس میں شاندار حصہ لیا تھا۔ اور بعض تو ایسے ہیں جو باقاعدہ حصہ لیتے آ رہے ہیں۔ مگر ایک بہت بڑا حصہ ایسے احباب کا بھی ہے جو اس چندہ کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں فرماتے۔ یہ نہیں کہ ان کی آمد نہیں بلکہ یہ کہ ان کو اس چندے کا احساس ہی نہیں **حالانکہ مساجد کی تعمیر اور آبادکاری مومنوں کے لئے مخصوص ہے بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ماتحت تو جو شخص مسجد کے آباد کرنے میں حصہ لے گا اس کا گھر اللہ جنت میں بنا دیگا۔**

یہ بات اتنی اہم اور ضروری ہے کہ اگر ہر احمدی اپنے امام کی اقتدا میں اس نیت اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس راہ میں قربانی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دے گا۔ پس پہلے تو آپ دل میں اپنا محاسبہ کریں کہ آیا آپ نے بیرونی ممالک کی مساجد کی تعمیر کرنے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل ارشاد فرمودہ کے مطابق حصہ لیا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو آپ بتائیں کہ آپ نے اپنے امام کے حکم پر کیا عمل کیا ہے۔ پس اس پر عمل کرنا ہی باعث برکت ہے اور پھر آپ اپنی جماعت کے احباب کو بھی تحریک کریں تا اس کا زیادہ سے زیادہ اثر ہو۔ آپ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ:۔

۱۔ بڑے تاجر: مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو پہلے سودے کا پورا منافعہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ

۲۔ چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

۳۔ (الف) ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا بیسواں حصہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

۴۔ وکلا۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر: پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ نیز ہر سال ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

۵۔ مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدور وغیرہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری مل جائے اس کا دسواں حصہ مساجد کی تعمیر کے لئے دیں۔

۶۔ زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیں۔

۷۔ مزارعہ احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسے فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیں۔

۸۔ مختلف خوشی کی تقاریب۔ مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر میں کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تاجروں اور صناعوں کیلئے مرکز میں کام کرنیکا نادر موقعہ

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی کہ صنعتوں میں اپنا حصہ رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صناع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں تو انکو اس کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور لیبر لگائیں جو اچھے شہری ہوں۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دے گی خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے کہ وہ اس طرف فوراً توجہ کریں تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو خصوصاً کپڑے بننے والے لوگ اور مستری جو بعضوں ([illegible]) وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ جلد توجہ کریں۔ یہ ثواب کا ثواب ہے اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔

احباب اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجوائیں

(قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ)

احمدی احباب کے مخلصانہ جذبات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہاں پاکستان کے احباب انیس ۱۹ سالہ بقایا ادا کرنے میں مصروف عمل ہیں تاکہ ان کے نام انیس سالہ فہرست میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ادا کرنے والوں میں پیش ہوں بقایا داران میں نہ ہوں وہاں بیرونی ممالک کے احباب کرام بھی اسی جدوجہد میں ہیں۔

اس تسلسل میں بعض احباب گو قواعد کے مطابق انیس سال پورے کر چکے ہیں لیکن وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کا نام ہر سال پہلے سے اضافہ کرنے والوں میں آئے۔ کیونکہ ہر سال پہلے سے اضافہ کرنے والا وہ گروہ ہے جس میں حضرت مثیل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے بزرگان دین ہیں۔ چنانچہ کراچی کے ایک دوست جن پر سال ۱۳ سے سال ۱۹ تک ساڑھے سات سو روپیہ بقایا تھا۔ اس میں سے سات سو روپیہ بھیج کر لکھتے ہیں کہ میرا حساب ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ بنا کر بقایا کی اطلاع دیں۔ ان سے ۱۵۱/- روپے بقایا کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مشرقی افریقہ کے ایک دوست جو انیس سال تک تو قواعد کے مطابق پورے کر چکے تھے مگر درمیانی تین چار سال میں کچھ کمی کر کے دیا تھا جب میں نے ان کو توجہ دلائی تو ان کے کمی والے سالوں کا اضافہ ۲۷۴/۹ شلنگ بنتا تھا اس کے جواب میں وہ لکھتے ہیں آپ کا والا نامہ آج کی ڈاک سے ملا۔ آپ نے جس رنگ میں تحریک جدید کے ادا کردہ وعدوں میں اضافہ کرنے کی تحریک فرمائی ہے وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ جب آپ یہ فرمائیں کہ اس طرح اضافہ کرنے سے میں مثیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گروہ میں آجاؤں گا اور اپنے محبوب اور پیارے آقا محمود ایدہ ایدہ اللہ الودود کے غلاموں میں شمار کیا جاسکوں گا تو بھلا کیسے انکار کا خیال بھی دل میں لا سکتا ہوں مجھے میرے رب قدیر نے محض اپنے فضل اور احسان سے جو عطا فرمایا ہے وہ محض میرے پیارے آقا کی دعاؤں کے طفیل ہے من آنم کہ من دانم۔

میں نے بارہا آزمایا ہے کہ میرے کاروبار میں مشکلات میرے آقا کی دعاؤں سے فوراً دور ہو جاتی رہی ہیں بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ میں کسی کاروباری مشکل میں سخت گھبراہٹ اور فکر کی حالت میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور عریضہ دعا کے لئے ارسال کرتا۔ اور ابھی وہ خط حضور کی خدمت میں پہنچا بھی نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ میری مشکل کو حل فرما دیتے۔ میں اس بارہ میں حق الیقین رکھتا ہوں کہ جس وقت صحیح نیت اور سچی عقیدت سے حضرت اقدس کے حضور خط لکھ دیتا ہوں تو پیشتر اس کے کہ وہ خط حضور کے پیش ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

پس ایسے پیارے آقا اور جلیل المرتبت مصلح موعود کے حزب میں شامل ہو جانا روح سعادت ہے۔ اور ایسے سنہری موقع کو ہاتھ سے جانے دینا بخت کی پستی ہوگی۔

آپ نے ۲۷۴/۹ شلنگ کا مطالبہ کیا ہے میں یہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ بہ اقساط ضرور ادا کروں گا۔ آپ سال کے آخر میں یاد دہانی کرا دیں۔

اپنا مندرجہ بالا وعدہ پیش کر دینے کے بعد یہ درخواست ہے کہ آپ میرے آقا کے حضور اس دعا کی التجا کریں کہ اللہ تعالیٰ جو قادر و قدیر ہے مجھے اپنے خاص الخاص فضلوں سے نوازے اور دین کی خدمت کے ایسے مواقع عطا فرمائے کہ میں اپنے رب غفور و رحیم کی رضا حاصل کر سکوں اور میری زندگی میں میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے میں یقیناً گنہگار اور کمزور ہوں مگر اپنے محمود کا خادم ضرور ہوں۔

۲۷۴/۹ شلنگ کا اضافہ اور دعا کی عرضداشت حضور میں پیش کر دی۔ اللہ تعالیٰ ان کا ہر وقت حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

بیرونی ممالک میں سے جماعت رنگون۔ عدن۔ کمپالہ۔ بورنیو کی جماعتیں تو اپنے انیس ۱۹ سال پورے کر چکی ہیں۔ جن بیرونی ممالک کی جماعتوں کے نام نہیں ہیں ان کو جان لینا چاہیئے کہ ان کی جماعت کے افراد بھی بقایا دار ہیں۔ ان کے عہدہ داران یا مبلغین کو چاہیئے۔ وہ اپنے بقایا داران سے بقایا وصول کر کے داخل کریں تا فہرست انیس سالہ کی اشاعت پر کسی مجاہد کو کارکنان مقامی یا مرکزی پر جائے شکایت نہ ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں سال کا ادا کر چکا تو اسے مرکزی رسید کا حوالہ دینا چاہیئے۔ پس بقایا داران فوری توجہ فرمائیں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ولادت

۱۴ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک میرے بھائی جان سید ارشاد احمد صاحب بخاری کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے آمین

سید نسیم احمد ڈی دہم رائے سیالکوٹ

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی چوہدری محمد شریف صاحب ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ اور سارا خاندان بہت پریشان ہے۔ بزرگان سلسلہ التزام سے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں باعزت بری فرمائے آمین

(محمد نذیر سابق کھیوڑچی حال گلسیٹ پور لائلپور)

پاکستان میں پٹرول کی تلاش

اور

سوئی گیس کی دریافت

موجودہ دور میں تیل اور گیس بنی نوع انسان کے لئے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ آپ خواہ زندگی کے کسی بھی شعبہ اور کسی بھی پیشہ سے تعلق کیوں نہ ہوں۔ آپ کو اپنی ذاتی اور کاروباری ضروریات کے لئے تیل اور گیس پر انحصار کرنا ہی پڑتا ہے۔ جدید ترین مشینری کے لئے ایندھن اور پرزوں وغیرہ میں روغنیت پیدا کرنے کا یہی ایک سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ ذرا تصور تو کیجئے کہ مشینری کے بغیر ہماری زندگی کیا رہ جائے گی؟

لیکن پٹرول اور دوسرے تیلوں کے قدرتی ذخائر ختم ہو جانے والے ہیں۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہزار ہا سال تک قدرتی عناصر کے مسلسل اور پیچیدہ عمل و ردعمل کے بعد کہیں کہیں کسی جگہ پٹرول کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے۔ اور جب ہم پٹرول کی ایک بیرل استعمال میں لاتے ہیں۔ تو یقین جانئے یہ بیرل ہمیشہ کے لئے ضائع ہو گئی۔

زمانۂ امن میں بھی پٹرول کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسے کسی ملک کی معیشت اور عوام کے معیار زندگی میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور ایام جنگ میں ملکی تحفظ اور سلامتی کے لئے ہم پٹرول کے بغیر گذارہ کر ہی نہیں سکتے۔

ان حالات میں پاکستان پٹرول اور گیس کی اہمیت اور افادیت سے بے خبر نہیں ہے۔ اور اسی احساس کے پیش نظر ہماری حکومت اس اہم مسئلے پر پوری توجہ دے رہی ہے۔ ہمارے وطن میں تیل کی صنعت کے بتدریج عروج کے لئے کافی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

قیام پاکستان کے بعد آٹھ سال میں ہمارے ملک میں پٹرول نکالنے اور اسے صاف کرنے کی صنعت اور دیگر متعلقہ صنعتوں نے نمایاں ترقی کی ہے۔ اور جن لوگوں نے اس سلسلہ میں دن رات محنت کی ہے ان کی کوششیں اب بار آور ہو رہی ہیں۔ تیل کی پیداوار ۱۹۴۷ء میں ۹۳۳۳۳ بیرل سے بڑھ کر سات سال کے قلیل عرصہ میں ۱۷۰۰۵۴۷ بیرل تک پہنچ چکی ہے۔

سوئی گیس

اسی طرح ۵۲ء میں سوئی گیس کے قدرتی ذخائر کا اندازہ ۲۳۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ کیوبک مکعب فٹ بال لگایا گیا تھا۔ جو دو سال بعد ۱۹۵۴ء میں تقریباً دگنا ہو گیا ہے علاوہ ازیں اُچ کے مقام پر بھی سوئی گیس کے کافی مقدار میں ذخائر دریافت ہوئے ہیں اسی طرح سلہٹ کے علاقہ میں بھی اس گیس کے آثار پائے جاتے ہیں۔

دریافت

۵۰ء کے اواخر میں پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ نے بلوچستان میں تیل کی موجودگی کے امکان کا جائزہ لینے کا کام شروع کیا۔ اور اس مقصد کے لئے صحرائے سوئی کا علاقہ منتخب ہوا۔ اس منصوبے کو بروئے کار لانے کے لئے جیکب آباد سے کشمور تک چھوٹی پٹڑی کی لائن تعمیر کرنی پڑی اور ساتھ ہی ساتھ ایک ہوائی اڈہ بھی بنایا گیا۔ جائے وقوعہ تک رسائی کے لئے ۵۳ میل لمبی سڑک اور مزدوروں کے لئے پینے کا پانی چالیس میل لمبی پائپ بچھا کر دریائے سندھ سے لایا گیا۔ تاکہ کام کے دوران میں عملہ اور مزدوروں کو کسی ناگہانی مصیبت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آزمائشی کنوئیں کھودنے کا کام جلد ہی یعنی ۱۰ اکتوبر ۵۱ء کو شروع کر دیا گیا۔ اور جولائی ۵۲ء تک دس ہزار انچاس فٹ گہری کھدائی کے بعد تیل کا پتہ نہ چلا۔ تاہم یہ ضرور معلوم ہوا کہ اس جگہ کسی قسم کی طاقتور قدرتی گیس موجود ہے۔ جس کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ گیس کے حجم اور مقدار کا پتہ لگانے کے لئے چھ اور مزید کنوئیں کھودنے پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس علاقے میں گیس کا ذخیرہ توقع سے کہیں زیادہ موجود ہے۔ ۲۶ اکتوبر ۵۲ء کو اس کام شروع کئے تین سال پورے ہو گئے۔ اسی دوران سوئی گیس کا چھٹا کنواں کھودا گیا۔ اور پاکستان میں سوئی گیس کی دریافت کا کام کامیابی کی پہلی منزل سے ہمکنار ہوا۔ کراچی کے تمام صارفین اور دیگر علاقوں میں اسی علاقہ سے سوئی گیس بہم پہنچائی جا رہی ہے۔

سوئی گیس ٹرانسمشن کمپنی

۵۲ء میں جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ سوئی کے علاقہ میں گیس کے ذخائر موجود ہیں تو انہیں پاکستان کی صنعتی اور زرعی معیشت کی ترقی کے لئے استعمال کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ کیونکہ سوئی گیس ہمارے کارخانوں میں ارزاں ایندھن کے طور پر بڑی اچھی طرح استعمال ہو سکتی تھی۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ سوئی گیس کے کنوؤں سے کراچی تک سکھر اور حیدرآباد کے راستے سولہ انچ سوئی پائپ لائن بچھا دی جائے جہاں سے اسے مقامی صنعتی اداروں میں استعمال کے لئے تقسیم کیا جائے۔ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن اور برما آئل کمپنی (پاکستان) لمیٹڈ نے باہمی تعاون اور اشتراک عمل سے ۱۳ فروری ۱۹۵۴ء کو ایک پبلک کاروباری ادارے "سوئی گیس ٹرانسمشن کمپنی لمیٹڈ" کی تشکیل کی۔ اور اپنے قیام کے بعد اس ادارے نے اپنے فرائض اور منصوبے کی تکمیل کا کام بہت اچھی طرح اور نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ پائپ لائن بچھانے میں جس تیز رفتاری سے اور اعلیٰ معیار کارکردگی کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ اپنی تاریخ آپ ہے۔

پائپ لائن

سوئی گیس کے کنوئیں جو بلوچستان میں واقع ہیں۔ کراچی تک صرف ۱۶ انچ قطر کی ۳۴۸ میل لمبی پائپ لائن کے ذریعہ چار کروڑ چالیس لاکھ مکعب فٹ گیس روزانہ اپنے قدرتی دباؤ کے ذریعہ کراچی پہنچے گی جسے مزید ترقی دی جا سکے گی۔ اس منصوبہ پر تقریباً ایک کروڑ روپے خرچ آئیں گے اور یہ امید ظاہر کی جاتی ہے کہ سوئی گیس کی بہم رسانی شروع ہونے پر ہر سال تقریباً تین کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔

اس پائپ لائن کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ بلوچستان سے کراچی تک یہ ہر قسم کی آب و ہوا اور سطح مثلاً دلدلوں، صحراؤں، چٹانوں، میدانوں اور سبزہ زاروں سے گزرتی ہے اسے راستے میں متعدد دریاؤں کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ اس فولاد سے بنی ہوئی پائپ لائن کا وزن ۳۸۳۰۷ ٹن ہے۔ اس کی پہلی کھیپ اگست ۱۹۵۴ء میں اور دوسری کھیپ مارچ ۱۹۵۵ء میں پاکستان پہنچی تھی۔ پائپ لائن بچھانے کے بعد اسے اچھی طرح ٹیسٹ کر لیا گیا کہ کسی جگہ یا جوڑ میں سے گیس خارج نہ ہو اور یہ آزمائشی مرحلہ بھی ۶ ستمبر ۱۹۵۵ء کو کامیابی سے ختم ہو گیا۔

سب سے پہلے سوئی گیس حاصل کرنے کا سہرا "بھوانی ٹیکسٹائل ملز" کے سر ہے جسے یکم اکتوبر ۵۵ء کو گیس مہیا کی گئی۔ جس کے بعد ولیکا ٹیکسٹائل ملز کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن اور دیگر صارفین کو گیس کی سپلائی شروع ہو گئی اور کل کا خواب اب بھی ایک حقیقت نظر آ رہا ہے۔

گیس کی صفائی

گیس کو پائپ لائن میں پہنچانے سے پہلے اسے قابل استعمال بنانے کے لئے صاف کرنا ضروری ہے ورنہ خدشہ ہے کہ اس کے زہریلے مرکبات مثلاً ہائیڈروجن سلفائیڈ اور کاربن وغیرہ پائپ لائن کو خراب و برباد کر دیں۔

چنانچہ گیس کے زہریلے مرکبات و اثرات دور کرنے کے لئے پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ نے ایک پلانٹ نصب کیا ہے جس کے دو حصے ہیں ہر حصہ تین کروڑ ستر لاکھ مکعب فٹ گیس روزانہ صاف کرتا ہے جوں ہی پاکستان میں سوئی کی بہم رسانی اور فروخت میں اضافہ ہوا ان پلانٹوں میں بھی مزید اضافہ کر دیا جائے گا۔

صاف کرنے کا یہ پلانٹ ایک سال میں ڈیڑھ کروڑ روپے کے صرف سے اور یہاں سے گیارہ ہزار میل دور ہیوسٹن اور ٹیکساس (امریکہ) کے ساختہ ساز و سامان اور ضروری مشینری سے مکمل ہوا ہے

اُچ کے مقام پر اسی پٹرولیم کمپنی نے تیل کی دریافت کے ابتدائی کام اور کھدائی کے دوران فروری ۵۵ء میں سوئی گیس کے ایک اور ذخیرے کا پتہ چلایا ہے جو کہ [illegible] سے ۴۴ میل اور سوئی سے ۱۴۴ میل دور واقع ہے اور کمپنی نے اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے انتہائی ناساعد حالات میں کام کیا اور دریافت شدہ گیس کے ذخائر اور قدرتی دباؤ بھی سوئی کے مقابلہ میں کافی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ تاہم مزید کھدائی کا کام جاری ہے کیونکہ فنی عملہ کو امید ہے کہ کافی گہرائی کے بعد تیل کا ذخیرہ مل جائے گا۔

سابق صوبہ سندھ میں تقسیم ملک کے بعد کراچی سے ۹۵ میل دور "لاکھڑا" میں پٹرول نکالنے کے لئے کام شروع کیا گیا لیکن ۱۲۶۶۶ فٹ کی گہرائی کے بعد تیل کی موجودگی کے کوئی آثار نہ پا کر یہ کام ۲۸ جنوری ۵۰ء کو ترک کر دیا گیا۔ حالانکہ آج تک بھارت پاکستان اور برما میں اتنا گہرا کنواں کبھی نہیں کھودا گیا اور کثیر اخراجات کے باوجود اس علاقے کے دیگر حصوں میں تیل دریافت کرنے والے ماہرین اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں

(نوائے وقت)

اعلان دارالقضاء

بمقدمہ محمد احمد صاحب بنام محمود احمد صاحب پسر میاں محمد صدیق صاحب، آف میانی ضلع سرگودھا میاں محمود احمد صاحب کی اپیل بوجہ عدم پیروی داخل دفتر کر دی گئی ہے مطلع رہیں۔

ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

زوجام عشق۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس مکمل ۱۵ روپے دواخانہ نورالدین۔ جودھامل بلڈنگ لاہور

ایک یونٹ ایکٹ کا ترمیمی مسودہ قانون منظور کر لیا گیا

سابق بہاولپور اسمبلی کے ارکان ۲۳ نمائندے منتخب کریں گے

کراچی ۱۰ نومبر۔ مجلس دستور ساز پاکستان نے کل ایک یونٹ ایکٹ کے اسقام دور کرنے۔ سابق ریاست بہاولپور کی مجلس قانون ساز کے ارکان کو ایک یونٹ اسمبلی کے لئے اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق دینے اور کراچی کے انتخابی ادارہ میں توسیع کے متعلق سرکاری بل منظور کر لیا ہے۔

اس قانون کے مطابق سابق بہاولپور اسمبلی کے ارکان کو مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی میں ۲۳ نمائندے منتخب کرنے کا حق دیدیا گیا ہے یہ انتخاب ضلع وار بنیادوں پر کیا جائے گا۔ ضلع بہاولپور سے ایم ایل اے نو ارکان منتخب کریں گے۔ جن میں ایک خاتون بھی شامل ہوگی بہاولنگر اور رحیم یار خاں کے اضلاع سے سات سات نمائندے منتخب کئے جائیں گے اس کے علاوہ کراچی کے انتخابی ادارہ میں بھی توسیع کر دی گئی ہے۔ اب ڈرگ روڈ۔ منوڑہ اور ملیر کنٹونمنٹ بورڈ بھی ایک یونٹ اسمبلی کے لئے اپنے نمائندے منتخب کریں گے۔ اس کے علاوہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی کراچی اور پشاور بنچوں کے اختیارات کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔

دستور ساز نے سردار امیر اعظم خان کی یہ ترمیم بھی منظور کر لی ہے کہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ قبائلی علاقوں اور ریاستوں کے مقدمات فیصل کرنے کی مجاز نہیں ہوگی۔ کیونکہ ان علاقوں کے اپنے قانون اور روایات ہیں۔ اور ضابطہ تعزیرات و ضابطہ فوجداری کا ان پر اطلاق نہیں ہوتا دستور ساز کا اجلاس بل منظور کرنے کے بعد ۱۲ نومبر تین بجے بعد دوپہر تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

انتخابات کی نگرانی

لاہور ۱۰ نومبر۔ صوبائی اور مرکزی مجالس قانون ساز کے انتخابات آئندہ حکومت مغربی پاکستان کے شعبہ قانون کی نگرانی میں ہوا کریں گے۔ اس مقصد کے لئے اسی شعبہ کو الیکشن کمشنر مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں رائے دہندوں کی فہرستیں تیار کرانے اور حق رائے دہندگی سے متعلقہ امور کا فیصلہ کرنے کا مجاز بھی محکمہ قانون ہوگا۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ تمام سرکاری محکمہ جات کو قانونی مسائل میں مشورہ دینے کا کام شعبہ قانون کے سپرد کر دیا گیا ہے ایسے مقدمات جن میں حکومت کی حیثیت ایک فریق کی ہوگی۔ کی پیروی کا انتظام محکمہ قانون کریگا۔ مجلس قانون ساز کا ریکارڈ اسی محکمہ کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔ سرکاری اعلان میں شعبہ قانون کے عملہ کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ صوبہ بھر کے لئے ایک ایڈووکیٹ جنرل پشاور اور کراچی میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل ہوں گے۔

حکومت پاکستان کا افغانستان سے زبردست احتجاج

پاکستان اپنی سرحد بند کر دینے پر مجبور ہو جائیگا

کراچی ۱۰ نومبر۔ کابل میں پاکستانی پرچم کی توہین پر پاکستان اور افغانستان کے درمیان جو بین الاقوامی معاہدہ طے ہوا تھا افغانستان کی طرف سے اس کی مسلسل خلاف ورزی پر پاکستان نے شدید احتجاج کیا ہے۔ احتجاجی مراسلہ کل کراچی میں افغانستان کے ناظم الامور مسٹر ریونسی کے حوالہ کر دیا گیا۔ احتجاجی مراسلہ کے ساتھ ایک گوشوارہ بھی منسلک کیا گیا ہے جس میں افغانستان کی طرف سے اس معاہدے کی صریح خلاف ورزی کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

کل شام تقریباً ساڑھے بجے افغان ناظم الامور متعینہ کراچی مسٹر ریونی کو دفتر خارجہ میں طلب کیا گیا اور احتجاجی مراسلہ ان کے حوالے کر دیا گیا۔ مراسلہ میں مثالیں دیکر یہ واضح کیا گیا ہے کہ افغانستان نے اس سمجھوتے کی صریحاً خلاف ورزی کی ہے۔ کابل ریڈیو اور اخبارات نے پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا بدستور جاری رکھا ہوا ہے۔ ان حالات میں افغانستان میں رہنے والے پاکستانی باشندوں کے جان و مال کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ اگر سمجھوتے کی خلاف ورزی جاری رکھی گئی تو پاکستان جوابی اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ جوابی اقدامات میں افغانستان کے ساتھ سرحد بند کرنا بھی شامل ہے

احتجاجی مراسلہ میں پاکستانی علاقہ میں افغانوں کی بعض متشددانہ اور تخریبی سرگرمیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان سرگرمیوں میں چھپ کر گولیاں چلانا۔ ٹیلیفون کے تار کاٹنا اور ریل کی پٹڑیاں توڑنا بھی شامل ہے۔ ان میں مخالف گروپ کی ایک حالیہ جھڑپ بھی شامل ہے۔ جس میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ پاکستان اور افغانستان کے باہمی سمجھوتہ کے مطابق افغانستان نے پاکستانی پرچم کی توہین کا ازالہ منظور کر لیا تھا اور دونوں حکومتوں نے اقرار کیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت انگیز پروپیگنڈا نہیں کریں گے۔ لیکن کابل حکومت نہ صرف پاکستان کے خلاف نفرت انگیز پروپیگنڈہ میں مصروف رہی۔ وہ پاکستان میں تخریبی کارروائیوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتی رہی۔

افغان ناظم الامور نے کراچی میں بتایا ہے کہ وہ احتجاجی مراسلہ کے متعلق اپنی حکومت کو مطلع کر رہے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ جلد ہی احتجاجی مراسلہ کا جواب دے دیں گے۔ ناظم الامور نے کہا "میں اس پر غور کروں گا"۔

یکم جنوری سے دائیں ہاتھ چلنے کا فیصلہ تبدیل کر دیا گیا

سڑکوں پر آمد و رفت کا موجودہ طریق بحال رہے گا

(سرکاری اعلان)

کراچی ۱۰ نومبر۔ حکومت پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق ملک میں سڑکوں پر موجودہ طریقہ بحال رہیگا اور بائیں ہاتھ چلنے کے طریقہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اس سلسلہ میں جو فیصلہ کیا گیا تھا اسے نظر ثانی کر کے بدل دیا گیا ہے۔

کل شام کراچی میں ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے جس میں سڑکوں پر آمد و رفت کے موجودہ طریقہ بحال رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ عامۃ الناس اور بعض صوبائی حکومتوں کے مطالبہ کے پیش نظر کیا گیا تھا۔ اس میں خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ "دائیں ہاتھ" چلنے کے طریقے کو بدلنے سے سڑک کے حادثات میں زبردست اضافہ کا احتمال ہے۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

۱۸-۱۹-۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین کرام اپنی مجالس کے خدام اور اطفال کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے تحریک کریں اور نمائندگان شوریٰ کو چاہیئے کہ وہ بروقت تشریف لے آئیں۔ سالانہ اجتماع کا پروگرام۔ شوریٰ کا ایجنڈا اور بجٹ جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ چونکہ سردیوں کا موسم ہے اس لئے خدام و اطفال اپنے خیموں کے سامان کے علاوہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لیتے آویں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اردن کو روس سے اسلحہ لینے کا مشورہ

عمان ۱۰ نومبر۔ اردن کے ایوان زیرین کے ایک رکن نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مصر کی طرح اردن بھی سوویٹ یونین اور دوسرے مشرقی یورپی ممالک سے اسلحہ خریدے آپ نے کہا ہے کہ مغربی ممالک نے اردن کو اسلحہ مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لہٰذا اسے روس اور اس سے متعلقہ ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدے کرنے چاہئیں۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی میں اردن کا وفد عمان سے قاہرہ پہنچ گیا! اس وفد کی قیادت وزیر اعظم و وزیر خارجہ سعید المفتی کی بجائے وزیر دفاع مسٹر فرحان شبیلات کر رہے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا
پیغام احمدیت
اردو گجراتی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نہری اراضی
ضلع ڈیرہ غازیخاں سے زرخیز اراضی کے مربعہ جات معمولی قیمت پر
حاصل کریں
تفصیل کیلئے
اپنے پتہ کا لفافہ فوراً بھیجیں! پوسٹ بکس ۹۲ لاہور